السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ مرحوم اللہ بچایو نے مرض الموت میں اپنی زمین اپنے بھانجوں کو بطور فروخت کردی ریٹ (قیمت) بی طے ہوگیا اور 2000 دو ہزار روپے بطور ایڈوانس بھی دیئے گئے۔ اس وقت زمین کا ریٹ زیادہ تھا جبکہ سودے میں بہت کم لگایا گیا اور خریدار کی مصروفیت اور بیچنے والے کی بیماری کی شدت کی وجہ کھاتا (رجسٹری) منتقل ہونے سے رہ گیا ابھی تک کسی قسم کی تحریرات بھی نہیں ہوئیں۔ اب اللہ بچایو فوت ہوگیا اس کی بیوی نے دو ہزار روپے سوتی (ایڈوانس) والے واپس کردیے بھانجوں نے واپس لے بھی لیے۔ وضاحت درکار ہے کہ شریعت محمدی کے مطابق اس زمین کا مالک کون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ مرحوم کا مرض الموت میں یہ سودا کرنا ناجائز ہے اس طرح سے وارث بعد میں فقر وفاقے کے اندر مبتلا ہوکر دوسروں کے آگے دست درازی کرنا، اس طرح آخری ایام میں مرحوم کے لیے ایسا کرنا غیر مناسب ہے۔ کیونکہ مرض الموت کے وقت صدقہ وغیرہ کرنا بھی ناجائز ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے پچھلے ورثاء کو کچھ بھی نہیں ملے گا اس لیے مرض الموت میں ہبہ اور وصیت بھی جائز نہیں ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے :

((عن أبیه أنه اشتکی بمکة فجاءه رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رآه سعد بکی وقال یارسول الله أموت بالارض التی ہاجرت منہا قال لاإن شاء الله وقال یارسول الله صلی الله علیه وسلم أوصی بمالی کله فی سبیل الله قال لاقال یعنی بثلثه قال لاقال فنصفه قال لاقال فثلثه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الثلث والثلث کثیر إنک ان تترک بنیک أغنیاء خیر من أن تترکہم عالة یتکففون الناس)) أخرجه البخاری، کتاب الوصایا 'باب ان یترک ورثته' أغنیاء- والنسائی کتاب الوصایا 'باب الوصیة' بالثلث واللفظ للنسائی

''سیدنا عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکہ میں بیمار ہوئے اسی وقت ان کے ہاں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے، جب سعد نے آپ کو دیکھا تو رونے لگے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں مرتا ہوں اسی جگہ جہاں سے ہجرت کرچکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ تعالی ایسا نہیں ہوگا اور کہا سعد نے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں وصیت کرتا ہوں میرا سارا مال اللہ کی راہ میں دیا جائے آپ نے فرمایا سارے مال کی وصیت نہ کر پھر عرض کیا دو تہائی اس مال کی پھر آپ نے فرمایا نہ دو تہائی بھی نہیں۔ پھر پوچھا آدھا اس مال کا آپ ﷺ نے فرمایا آدھا بھی نہیں۔ پھر اس نے کہا تہائی مال آپ ﷺ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کر کیونکہ تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو فرمایا وارث تیرے پیچھے غنی اور آسودہ رہیں یہ بات اچھی ہے یا کہ محتاج اور لوگوں کے دست نگر رہیں یہ بات اچھی ہے۔''

حالانکہ شریعت محمدی کبھی بھی ورثاء کو نقصان نہیں پہنچا سکتی جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے :

((عن عبادة بن الصامت أن رسول لله صلی الله علیه وسلم قضی لاضرر ولاضرار))

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے :

((عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول لله صلی الله علیه وسلم لاضرر ولاضرارا)) رواہ ابن ماجه، کتاب الاحکام 'باب من بنی فی حقه مایضر بجاره' رقم الحدیث : ٢٣٤١.

مذکورہ صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض الموت میں کیا ہوا زمین کا سودا واپس ہونا چاہیے کیونکہ ان دنوں زمین کی قیمت زیادہ تھی تو کم قیمت میں کیسے فروخت کردی ہر باشعور انسان مہنگی چیز کو سستا کیسے فروخت کرے گا۔ دوسری بات یہ کہ ابھی زمین کی خرید وفروخت کی تحریرات بھی نہیں لکھی گئی اس میں دی گئی رقم بطور ایڈوانس بھی بہت کم ہے جو کہ غیر مناسب ہے۔ تیسری بات کہ اب تک رجسٹری وغیرہ بھی نہیں ہوئی، چوتھی بات کہ بیوہ نے ایڈوانس والی رقم واپس کردی اور بھانجوں نے وصول بھی کرلی۔ ان وجوہات کی بنا پر ثابت ہوتا ہے کہ اس سودے کو ختم کرکے واپس کیا جائے مرحوم کے لیے مرض الموت میں یہ فیصلہ کرنا بھی ناجائز تھا کہ آخری وقت میں اپنے ورثا کو لاوارث چھوڑ دے تاکہ دوسرے لوگوں کے سامنے دست درازی کرتے رہیں، لہٰذا یہ زمین اصل ورثاء کی ہی ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 574

محدث فتویٰ